AL-JAMEI Research Journal
AL-JAMEI RESEARCH JOURNAL
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783

https://aljamei.com/index.php/ajrj

# معاشرے کی ترقی میں عوام کی شمولیت اور ذمہ داری

# Community involvement and responsibility in social societal development

سعدیہ فاطمہ

ایم فل اردو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد،وزٹنگ لیکچرر اردو یونیورسٹی آف میانوالی

Sadiafatima702@gmail.com

آسماء فاطمہ

ایم فل اردو سرگودھا یونیورسٹی،وزٹنگ لیکچرر اردو یونیورسٹی آف میانوالی

**Abstract**

Community involvement and responsibility are foundational elements in the sustainable development of any society. This paper explores the multifaceted role that community members play in shaping social, economic, and cultural progress. It examines how active participation, volunteerism, civic engagement, and shared accountability contribute to addressing local challenges and building resilient communities. By analyzing various models of community-driven initiatives and governance, the study highlights the importance of inclusive participation in policy-making, education, health, and environmental stewardship. Furthermore, it discusses barriers to engagement such as socio-economic inequality, lack of awareness, and institutional constraints. The paper concludes by emphasizing that fostering a sense of collective responsibility not only empowers individuals but also strengthens democratic values and promotes equitable development. Recommendations are made for enhancing community capacity through education, transparent governance, and collaborative partnerships between citizens, governments, and civil society organizations.

## Key words

Community Participation, Social Responsibility, Civic Engagement, Societal Development, Grassroots Initiatives, Collective Action

معاشرے کی ترقی میں عوام کی شمولیت اور ذمہ داری ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کے شہری ذمہ داری کا مظاہرہ نہ کریں اس لیے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنے کردار کو سمجھے اور اپنے کاموں اور عمل کے ذریعے ایک مثبت تبدیلی کی طرف قدم اٹھائے کیونکہ معاشرہ تب ہی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے جب ہر فرد اس میں حصہ ڈالے ایک باشعور اور تعلیم یافتہ انسان ہی

معاشرے کو سنوارتا ہے اور اس کی ترقی کے لیے ہر وقت کوشاں رہتا ہے کیونکہ جب افراد محنتی اور تعلیم یافتہ ہوں گے تو نہ صرف معاشرہ بلکہ ملکی معیشت کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں اس لیے افراد کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیے معاشرے کی ترقی میں عوام کی شمولیت اور ذمہ داریوں کا بہت اہم کردار ہوتا ہے تاکہ معاشرہ ترقی کرے اور ہر فرد خود کو معاشرتی ترقی کا اہم ستون سمجھے اور اپنی بساط کے مطابق اپنا کردار ادا کرے معاشرے کی ترقی میں عوام کی شمولیت اور ذمہ داریوں کا بہت اہم کردار ہوتا ہے کسی بھی ملک اور قوم کی ترقی اور استحکام صرف چند لوگوں تک محدود نہیں بلکہ اس میں ہر شخص کو اپنا کردار ادا کرنا ہوتا ہے اس لیے ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھے اور انہیں پورا کرے تو تب ہی معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے معاشرے کی ترقی میں جو باسب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے وہ ہے تعلیم کیونکہ تعلیم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے معاشرے کے افراد باشعور ہوتے ہیں اور یہ ادیب ہی ہوتے ہیں جو معاشرے کو سنوار سکتے ہیں اور اپنی ادبی کاوشوں سے ادب کو کامیابی سے ہمکنار کر سکتے ہیں کیونکہ ادب اور سماج کا رشتہ دراصل دوبام ارتقاء پذیر عمل کا باہمی رشتہ ہے اس لیے ادبی تخلیق کا سماج سے رشتہ تبدیل ہوتا رہتا ہے

"ادب کے تاریخی سیاق وسباق کو سمجھنے کا مطلب سماج کے تاریخی عمل
اور تہذیب کے دوسرے پہلوؤں سے اس کے تغیر پذیر رشتے کو سمجھنا
ہے اس کے لیے روایت کا تصور بڑی اہمیت رکھتا ہے تہذیبی تاریخ کے
تحت تہذیب اور روایت کے تصورات پر نئے انداز سے بحث کرتے
ہوئے تاریخ دانوں نے ادب کے تاریخی نظریے کے ارتقا میں اپنا ایک
اہم رول ادا کیا ہے۔"([1])

اور جب ہم معاشرے کی ترقی کی بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں قوانین کا احترام کرنا ہو گا کیونکہ جب تک افراد اصول وضوابط کی پاس طاری نہیں کریں گے اس وقت تک وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور معاشرہ ٹوٹ پٹ کا شکار ہو جائے گا اس لیے ہم سب کا فائدہ ہے کہ معاشرے میں لاگو اصول وضوابط پر عمل درامد کیا جائے اور سب افراد سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور معاشرے کی نادار افراد کی مدد کے لیے ہر وقت کوشاں رہیں اس کے علاوہ معاشرے میں افراد کو صحت وصفائی سے متعلق اگاہی دینے کے لیے مہم بھی بہت ضروری ہے کیونکہ جب افراد اپنی صحت وصفائی پر توجہ دیں گے تو ایک صحت مند معاشرے کا قیام سامنے ائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ فرد کو معاشرتی اقتدار وروایات اور رسم ورواج کے متعلق بھی فہم عطا کر کے اسے معاشرے کا مفید شہری بنانا ہے

"فرد کی شخصیت کے معاشرتی پہلو کی تربیت کے بغیر اس کی شخصیت
کی تکمیل نہیں ہو سکتی تعلیم کا فرض ہے کہ وہ معاشرے کی اعلی اقتدار

وروایات اور رسم ورواج سے آگاہ کرے۔"([2])

جب ہم معاشرتی ترقی میں عوام کی شمولیت کی اہمیت کی بات کرتے ہیں تو اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب تک افراد اپنے ثقافتی ورثے کی حفاظت نہیں کریں گے اس وقت تک کوئی بھی معاشرہ ارتقا کی طرف نہیں بڑھے گا بلکہ جمود کا شکار ہو کر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا

"ثقافتی ورثہ در حقیقت قومی اقتدار و روایات اور عقائد و نظریات

کا مجموعہ ہوتا ہے جو نسل در نسل منتقل ہو کر قومی میراث کا درجہ

حاصل کرلیتاہے"۔([3])

کیونکہ جب تک افراد اپنی ثقافت اور ادب سے اگاہ نہیں ہوں گے اس وقت تک ان کے اندر معاشرتی اور ثقافتی اقدار کے متعلق محبت پیدا نہیں ہو گی انسانی زندگی میں ادب جو اہم فرائض انجام دیتا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہر قوم کے ثقافتی ورثے کو ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچانا ہے اور ثقافتی ورثے میں ہو تمام چیزیں اجاتی ہیں جن کا تعلق کسی قوم کی اجتماعی زندگی کے اہم شعبوں سے ہوتا ہے مثلا معاشرے کے افراد کا رینٹ سین اس کے رسم الواج اظہار و جذبات اخلاقیات اور جمالیات وغیرہ اس لیے معاشرہ اور قوم کے تہذیبی ورثے کا سب سے بڑا ذریعہ اس کا ادب ہے اور ادب کی واقفیت ہی ہمیں اس قابل بناتی ہے کہ ہم اپنے تہذیبی ورثے کو پہچان سکیں ان سب باتوں کے علاوہ ایک اور اہم بات جو سب بہت ہی اہم کردار ادا کرتی ہے وہ ہے عوام کی شعوری بیداری اور اخلاقی مضبوطی کیونکہ جب تک لوگوں میں اخلاقی اقدار سے متعلق اگاہی نہیں ہو گی اور ان کے اندر غور و فکر کی صلاحیت نہیں ہو گی افراد معاشرے کی ترقی میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکیں گے اس لیے ضروری ہے کہ ان کے اندر شعوری بیداری جیسے جذبات پیدا ہوں اور یہ سب تابی ممکن ہے جب تک لوگ اچھی تعلیم حاصل کریں اور اپنے اپ کو سمجھے اپنی ذمہ داریوں سے واقف ہوں

"تعلیمی فرد میں غور و فکر اور حکمت و بصیرت کی صلاحیتوں کی نشو نما کرتی ہے

جن سے افراد کے تجربات و مشاہدات میں اضافہ ہوتا ہے اور کائنات کے

حقائق کو بے نقاب کرتا ہے"۔([4])

اس کے ساتھ ساتھ جب ہم معاشرے کی ترقی میں عوام کی شمولیت کی بات کرتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہونا چاہیے کہ کسی بھی ملک یا معاشرے کے افراد ہی اس کی طاقت ہوتے ہیں معاشرے کے افراد جب تک اپس میں محبت اور اتفاق سے جڑے رہیں گے تو معاشرہ مضبوط ہو گا اور لوگ محنت اور ایمانداری کو اپنا شعار بنائیں گے تو اس میں نہ صرف لوگوں کے اذہان میں مثبت تبدیلی پیدا ہو گی بلکہ پورا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا اور یہ سب تب ہی ممکن ہے جب ایک دیو یا مصنف لوگوں کے اندر مبت تبدیلی کا خواہاں ہو اور ایک مصنف کو چاہیے کہ وہ ایک ایسا

ادب تخلیق کرے جو معاشرے کی ترقی اور ارتقا میں کامیابی سے ہمکنار کرے کیونکہ افراد میں جب تک تعلیمی شعور پیدا نہیں ہو گا اس وقت تک وہ ترقی نہیں کر سکتا

"تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کی بنیاد ہے عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ
نہ صرف خود تعلیم حاصل کرے بلکہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بھی
تعلیم کے مواقع فراہم کرے ایک تعلیم یافتہ معاشرہ ہی ترقی کی راہ پر
گامزن ہو سکتا ہے"۔(5)

ہم سب جانتے ہیں کہ جتنے بھی افراد معاشرے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں مثلاً کسان بڑائی استاد پوسٹ مین وغیرہ یہ سب ہماری معاشرتی ذمہ داریوں کے باعث ہی وجود میں اتے ہیں اور یہ سب ہماری ایک دوسرے کے لیے زندہ اور مثالیں اور علامتیں ہیں ان پیشوں کے وجود سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کے لیے ناگزیر ہیں اور جب ایک معاشرہ مستحکم ہوتا ہے تو پورا گاؤں شہر اور پورا ملک مستحکم ہوتا ہے اس طرح افراد خوشحالی اور مضبوطی کی طرف بڑھتے ہیں اس طرح جب ہم معاشرے کی ترقی میں عوام کی شمولیت اور ذمہ داریوں کی مزید بات کرتے ہیں تو ایک اور اہم پہلو پر ہمارا دھیان دینا بہت ضروری ہے وہ ہے نوجوانوں کی مثبت انداز میں تربیت کیونکہ کسی بھی معاشرے اور ملک کی نوجوان ہی طاقت ہوتے ہیں اور جب ہم لوگ اپنے نوجوانوں کی تربیت مثبت طریقے سے نہیں کریں گے تو ہمارا معاشرہ ترقی نہیں کر پائے گا اس لیے سب سے پہلے والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کی مثبت انداز میں تربیت کریں ان میں اخلاقی اور سماجی اقدار کو فروخت دیں اور انہیں نشے جرائم اور دیگر منفی سرگرمیوں سے دور رکھیں

"انسانی معاشرے میں ادب کی اہمیت نونہال کے لیے پانی کی مانند
ہے قبیلہ بنی نوانسان کے لیے بہترین اذان ادب تکلیف کرتے ہیں
اور ادب کی ترویج واشاعت کی واحد بیساکی زبان ہی ہے"۔ (6)

سب سے اہم بات جو معاشرتی ترقی کی ضامن ہے وہ ہے جمہوری نظام میں لوگوں کی شرکت اس لیے عوام کو چاہیے کہ وہ ڈالنے اور پالیسی سازی میں شمولیت اختیار کرنے میں اپنا کردار ادا کریں اس طرح جب ہم مزید عوام کی شمولیت ذمہ داریوں کی بات کرتے ہیں تو یہ بات سمجھ میں اتی ہے کہ معاشرتی ترقی کسی بھی قوم کی خوشحالی استحکام اور بہتری کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے اور یہ ترقی ایک فاری ادارے کی کوششوں سے ممکن نہیں بلکہ پورے معاشرے کی مشترکہ کوششوں اور اجتماعی رویوں پر منحصر ہوتی ہے اور جب ہم معاشرے کی ترقی اور عوام کی ذمہ داریوں کا جائزہ لیتے ہیں تو اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ کسی بھی ملک یا معاشرے کے افراد ہی اس کی طاقت ہوتی ہیں اور جب تک معاشرے کے افراد اپس میں محبت اور اتفاق سے جڑے رہیں گے تو معاشرہ مضبوط ہو گا اور جب لوگ محنت اور ایمانداری کو اپنے شوار بنائیں گے تو نہ صرف لوگوں کے اذہان

میں مثبت تبدیلی پیدا ہوگی بلکہ پورا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا اور ہم بحیثیت مسلمان اگر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں تو محسوس ہوگا کہ اسلام دین فطرت ہے اور اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے جو رہنما اصول مقرر کیے انہی کا نام اسلام ہے اور اسلام کی تعلیمات بہت سادہ اور فطرت کے عین مطابق ہے اگر ہم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو ہماری بہت ساری مشکلات حل ہو سکتے ہیں اور ہمارا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے اور جب ہم معاشرتی ترقی میں عوام کی شمولیت اور ذمہ داریوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معاشرتی ترقی کا مطلب سب سے پہلے سمجھنا ہو گا یعنی یہ ایک ایسا نظام ہے جہاں معیشت محنت انصاف اور بنیادی انسانی حقوق کو یقینی بنایا جاتا ہے اور ان کا مقصد لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنا سماجی ہم آئیں گی کو فروخت دینا ہے اور ایک مضبوط مستقبل کی راہ ہموار کرتا ہے کیونکہ جب ہر فرد اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو گا تو معاشرے میں استقام پیدا ہو گا اور لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے ان کے اندر تعلیم صحت اور دیگر بنیادی ضروریات کے متعلق آگاہی کا انسر پیدا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ معاشرے میں امن وامان کی صورتحال پیدا ہوتی ہے اور معاشرے میں اتحاد بھائی چارہ اور رواداری جیسی اعلی اقدار کو فروغ ملتا ہے اور کسی بھی معاشرے کی نشو نما میں حال کی نسبت اس کی ماضی کے احوال اور رویے کا عمل دخل زیادہ ہوتا ہے اس اعتبار سے پاکستان کا موجودہ معاشرہ اس تاریخی دور پر فخر محسوس کرتا ہے جو برصغیر میں اسلام کی آمد کے بعد شروع ہوا اس کا سب سے بڑا سبب معاشرے میں وحدانیت اور انسانی مساوات کا تصور ہے اس کے علاوہ جب معاشرے کی ترقی اور ذمہ داریوں کی مزید تفصیل سے بات کرتے ہیں دعاؤں میں اندازہ ہوتا ہے کہ ادب معاشرے کی ساخت اور تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ جب معاشرے کے احساسات اور جذبات کی عکاسی ادب ہی کے ذریعے ہوتی ہے تو ادیب پہنچنے کی ذمہ داریوں کو سمجھ کر افراد کے اذان کو تبدیل کر سکتا ہے معاشرے میں عوام کی شمولیت اور ذمہ داریوں کو بطریق احسن نبھانے کے لیے تیار کر سکتا ہے اس طرح معاشرے میں رہتے ہوئے میں معاشرے کے ماحول اور حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے تمام تر مروجہ اقدامات اور ذرائع سے کام لینا ہو گا اور انسانی فطرت کی ضرورت کا تقاضا ہے کہ اگر وہ اپنے ماحول اور حالات سے بے خبر رہے تو اس کی بقا خطرے میں پڑ جاتی ہے اس لیے اپنی بقا اور تحفظ کے لیے اپنی بنیادی اور آسائشی ضروریات کی تکمیل کرنے کے لیے ہی انسان نے معاشرت اختیار کی خاندان کی بنیاد رکھی شہر بسائے دریاؤں کے کناروں کو آباد کیا اور اسی تحفظ کی خاطر دیگر اشیاء کے استعمال کا طریقہ سیکھا اور معاشرتی ترقی میں اپنا کردار ادا کیا آج کل دنیا نے بہت ترقی کر لی اس لیے ذرا بلاک سب سے آگے ہیں اخباروں رسائلوں اور جرائت کے علاوہ بھی دیگر کئی ذرائع ابلاغ وجود میں آ جاؤ چکے ہیں جیسے ریڈیو ٹی وی سی آر انٹرنیٹ وغیرہ یہ سب ابلاغ معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں اور لوگوں کو شعوری بیداری پیدا کرتے ہیں اس طرح افراد معاشرے کی ترقی کو سمجھتے ہیں اور اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

معاشرے کی ترقی اور استحکام کے لیے ثقافتی اقدار کا فروغ قوم کی جرات کو مضبوط کرتا ہے یہ ثقافتی اقتدار ہی ہیں جو قوموں کی بقا کی ضامن ہوتی ہیں معاشرے کی ترقی کے لیے ثقافت کے ساتھ ساتھ اگر ہم روحانی اقدار کو بھی دیکھیں تو ان میں اتحاد کی فضا ملتی ہے کیونکہ برصغیر کے خطے سے الگ ہو کر بننے والے ملک پاکستان میں کئی مذاہب اور پھر ان مذاہب میں کئی خانوں میں بڑھتے ہوئے فرقے ملتے ہیں مگر ان مذاہب اور ان فرقوں کی بنیادی اور کلیدی اصول کو دیکھیں تو ہمیں وہاں بھی قومی اتحاد کا درس ملتا ہے جیسا کہ بھگتی تحریک نے اتحاد اور ہم آئیں گی کے لیے جو سبق دیا اس کا خلاصہ یوں تھا

"بھگتی تحریک اپنے لفظی معنی کے اعتبار سے محبت اور خدمت کی سماجی تحریک ہے عدم تشدد مذہبی رواداری نسلی بنیادوں پر استوار ذات پاک اور برادری عزم کے خلاف سماجی انصاف و برابری ہندوستان پر ارائی اقوام کے سامراجی قبضے اور ان کی نافذ کردہ معاشرتی امتیازات کی علمی و منطق بنیادوں پر مخالفت اس کے رہنما اصول ہیں"(7)

جب بھی ہم معاشرے کی ترقی اور اس میں عوام کی شمولیت کی بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے ہم ثقافتی اقدار کا جائزہ لیتے ہیں کیونکہ ثقافتی اقدار قوموں کی شناخت کی ائینہ دار ہوتے ہیں ہر قوم و مذہب اپنی مخصوص قافتی قدریں رکھتا ہے اور ثقافتی اور روحانی اقدار سے ہی قوم عالم میں اپنی پہچان کرواتی ہیں یوں اقدار کی تعمیر میں ثقافتی روحانی گردنیں بہترین ہر ایک ثابت ہوتی ہیں ثقافت ایک ایسی اصطلاح ہے جس سے معاشرہ جڑا ہوا ہوتا ہے جو افراد کے علم عقائد فنون عادات اور رسم ورواج پر مشتمل ہوتی ہے ثقافت کو بشریات میں ایک مرکزی تصور سمجھا جاتا ہے جس میں مذاہب کی وہ حد شامل ہوتی ہے جو انسانی معاشروں میں سماجی تعلیم کے ذریعے منتقل ہوتی ہے ثقافتی افاقی تمام انسانی معاشروں میں پائے جاتے ہیں ان میں اٹھ میوزک ڈانس رسم مذہب اور ٹیکنالوجی جیسے الے کا استعمال کھانا پکانا پناہ گا اور کپڑے شامل ہیں مادی ثقافت کا تصور ثقافت کے جسمانی اظہارات کا احاطہ کرتا ہے جیسے ٹیکنالوجی فن تعمیر اور جبکہ ثقافت کے غیر اہم پہلو جیسے سماجی تنظیم کے اصول شامل ہیں معاشرے کی استحکام کے لیے اگر ہم اپنے مذہب کا جائزہ لیں تو دین اسلام میں برصغیر کے کئی دوسرے مذاہب کو متاثر کیا مسلم تہذیب کی بنیادی خصوصیات میں توحید تکریم انسانی مساوات اور رواداری جیسی اقدار شامل ہیں اور انہی اقدار نے دیگر مذاہب کو کوئی حوالوں سے متاثر کیا یہی وجہ ہے کہ برصغیر اور بعد میں پاکستان کی خطے میں بسنے والے دیگر مذاہب کی روحانی اقدار میں اشتراک کے کئی پہلو نظر اتے ہیں مسلمان ساتویں صدی عیسوی میں جنوبی ہند مالابار کے ظاہر قرااباد ہوئے مماکار کے راجاؤں تاجروں اور عوام نے بھی باہر سے انے والے مسلمانوں کے ساتھ روہداری کو ملحوظ رکھا اور یہی دور تھا جب برصغیر میں پہلے سے موجود مذائب ہندو مت جین مت اور بت مت اپس میں برسرپیکار تھے ان حالات میں اسلام کی امد نے اگ پر پانی ڈالنے کا کام کیا دین اسلام بنیادی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی اقدار اور دیگر مذاہب پر اس کی اثر اندازی کو ڈاکٹر کلثوم برانچہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں

"یہاں تک کہ مسلمانوں کی امداد اور حسن معاملہ کے سبب سے اسلام نے اس طور اپنی جگہ بنانی شروع کردی مبلغین نے توحید الہی کے تصور کو پیش کیا جس نے سماج کے انسانوں میں ذات پات اور چھوت چھات کی تصور کی نفی کی چنانچہ عوام الناس جو کہ ہزارہا سال سے اسی ذات پاک کے چکر میں تقسیم ہو کر کروڑوں خداؤں کے پجاری بنے ہوئے تھے اس نئے مذہب کی طرف کھنچے چلے آئے" (8)

## حوالہ جات وحواشی / Reference

[1] منیجر پانڈے 'ادب کی سماجیات تصور اور تعبیر: انجمن ترقی اردو دہلی 2006 ص 79۔

[2] مقبول احمد اساسیات علم و تعلیم علمی کتب خانہ اردو بازار 2003 ص 137۔

[3] مقبول احمد اثاسیات علم و تعلیم علمی کتب خانہ اردو بازار 2003 ص 201۔

[4] مقبول احمد اساسیات علم و تعلیم علمی کتب خانہ اردو بازار لاہور 2003ص 201۔

[5] ساجد خاکوانی محمد اردو زبان پس منظر پیش ماہنامہ قومی زبان کراچی جون 2000ص 58۔

[6] ایشیائی ترقیاتی بینک نتائج کے لیے شرکت کا استحکام سال

[7] ناصر اقبال بھگتی تحریک برصغیر کا روشن چہرہ روزنامہ ہم سب لاہور

[8] کلثوم پراچہ ڈاکٹر برصغیر کی انتظامی تہذیب کی تشکیل میں کثیر مذہبی روایات کے اثرات تاریخی مطالعہ مشمولہ